سوال

(67) حالت نشہ میں طلاق دی اور ہوش آنے پر اسے تسلیم کیا تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص جو کہ شراب کا خوب رسیا ہے، حالتِ غضب میں اپنی بیوی سے کہتا ہے، تمہیں تین طلاق ہو اور بار بار یہی الفاظ دہراتا ہے۔ دوسرے دن اس کے ایک بیٹے نے اس سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ تم نے کیا کہا تھا؟ کیا واقعی تمہارا ارادہ طلاق کا تھا؟ تو وہ جواب دیتا ہے: ہاں! اسے تین طلاقیں ہوں۔ دو دن کے بعد پھر یہی سوال کیا گیا اور اس نے یہی جواب دیا۔ اب کیا اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی اور کس قسم کی طلاق واقع ہوئی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آدمی کا کثرت سے شراب پینا اس مسئلہ میں کوئی معنی نہیں رکھتا کیونکہ اس نے نشہ کی حالت میں طلاق نہیں دی۔ اب رہا اس نے غیض و غضب کی حالت میں طلاق دی تو جمہور فقہاء کے نزدیک غصہ میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے، الایہ کہ بقول احناف آدمی مدہوشی کے عالم میں ہو۔ مدہوش سے مراد ایسی حالت ہے کہ جس میں انسان کے اقوال اور افعال میں خلل واقع ہو جائے یا وہ بقول دیگر فقہاء درجہ اغلاق تک پہنچ جائے۔ درجہ اغلاق سے مراد انتہائی غصہ اور غضب کی حالت ہے کہ جس میں انسان کو کچھ پتہ نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور اس کی بات کا کیا مطب ہے؟ لیکن سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شخص نے دوسرے اور تیسرے دن پوچھے جانے پر طلاق دینے کے بارے میں مزید تاکیدی الفاظ کہے اور یہ بھی بتا دیا کہ اس کی نیت طلاق دینے کی تھی۔ اس صورت میں سب کے نزدیک طلاق واقع ہو جائے گی۔

چاروں فقہی مذاہب کے نزدیک یہ طلاق بائنہ مغلظہ شمار ہو گی کیونکہ ان کے نزدیک ایک ہی دفعہ دی گئی تین طلاقیں ہی شمار ہوتی ہیں۔ گویا یہ طلاق ایسی ہے کہ اس کے بعد شوہر نہ رجوع کر سکتا ہے اور نہ دوبارہ اس عورت سے شادی ہی کر سکتا ہے۔ مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے نزدیک صرف ایک طلاق واقع ہو گی اور اسی رائے کو کئی اسلامی ملکوں نے بھی اپنایا ہے۔ ان کے نزدیک طلاق بائن مغلظہ اسی وقت ہو گی جبکہ اس طلاق سے پہلے بھی دو طلاقیں واقع ہو چکی ہوں۔ ہماری رائے میں ابن تیمیہ کی اس رائے کو لیا جا سکتا ہے، خاص طور پر جبکہ سائل نے اس بات کی بھی وضاحت نہیں کی کہ اس کی شادی شرعی طور پر ہوئی تھی یا صرف ملکی قانون (سول لاء) کے مطابق ہوئی تھی، اس لیے ہم نے فقہاء کے اقوال کی روشنی میں مختصر جواب دے دیا ہے۔ ہم سائل کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ کسی مقامی عالم سے بھی رجوع کریں تاکہ اس مسئلہ سے متعلق تمام حالات علم میں آجائیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

نکاح وطلاق کے مسائل، صفحہ:388

محدث فتویٰ